بچی کا نام رِکزہ رکھنا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا بچی کا نام رِکزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

"رِکزہ" راء کے زیر کے ساتھ کا معنی ہے: "حکمت اور عقل کی پختگی۔" یہ نام رکھنا جائز ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ بچیوں کے نام صحابیات و صالحات رضی اللہ تعالی عنہن کے ناموں پر رکھے جائیں، اس سے امید ہے کہ ان کی برکت بچی کے شامل حال رہے گی۔

مشہور عربی اردو لغت "المنجد" میں ہے "الرِکْزَۃ: حزم۔ حکمت۔ ثباتِ عقل۔" (المنجد، صفحہ 309، مکتبہ قدوسیہ، لاہور)

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے "تسموا بخیارکم" ترجمہ: اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد 2، صفحہ 58، حدیث: 2328، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4296

تاریخ اجراء: 12 ربیع الثانی 1447ھ/06 اکتوبر 2025ء